بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر اے ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۸

فی ۴۴۹

جلد ۳۸/۳۳ / اتوار ۳ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ۴ امان ۱۳۶۳ ہش ۴ مارچ ۱۹۸۴ء / نمبر ۵۳

اخبار احمدیہ

ربوہ

امان / مارچ - حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے :-

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے - تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے -

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں - اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین !

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اس جلسہ پر بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا

توقع سے کہیں بڑھ کر حاضری تھی پھر بھی سارے انتظامات بہت عمدگی اور خوش اسلوبی سے انجام پذیر ہوئے

یوں محسوس ہوتا تھا کہ ایک بہتا ہوا پانی ہے جو کسی خارجی دباؤ کے بغیر خود بخود گزرتا چلا جا رہا ہے

دراصل انتظام کی خوبی ہی اسکی خاموشی ہے - جتنا اعلیٰ انتظام ہوا اتنے ہی اس کے کارنامے پس منظر میں چلے جاتے ہیں

جملہ کارکنوں کے لیے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور ان پر پیار کے ساتھ ظاہر ہو

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۳۰ فتح / دسمبر ۱۹۸۳ء ۱۳۶۲ ہش بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ : مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب رکن صیغہ زود نویسی ، ربوہ

(نوٹ : یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد ، تعوذ ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی :-

"اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝"

(آل عمران آیت : ۱۹۱ ، ۱۹۲)

اور پھر فرمایا :-

اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات اور اتنے فضل اور اتنے کرم ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں اس کے احسانات کے شکر کی جتنی بھی کوشش کی جائے توفیق نہیں ملتی - اس جلسہ پر بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے

بے انتہا فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا

باوجود اس کے کہ توقع سے بھی بڑھ کر حاضری تھی ، حالانکہ توقعات بھی کافی بلند تھیں پھر بھی سارے انتظامات خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنی عمدگی سے ، اس خوش اسلوبی سے انجام پذیر ہوئے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ بہتا ہوا پانی ہے ، نہ اس پر کسی کو زور لگانا پڑ رہا ہے ، نہ اس کا رخ معین کرنا پڑ رہا ہے ، ایک خود رو سی چیز تھی ، جو خود بخود گزرتی چلی جا رہی تھی -

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کی حاضری کی جو تعداد پنڈالوں میں گنتی کے ذریعہ معلوم ہوئی تھی اس سے پتہ چلتا تھا کہ مستورات میں SIXTY NINE THOUSAND SOME THING یعنی ۶۹ ہزار کچھ تعداد تھی اور مردوں میں ۸۵ ہزار کچھ تعداد تھی یہ وہ تعداد ہے جو جلسہ گاہ میں موجود ہوتی ہے اور کارکنان جن کے سپرد چھوٹے

پبلشر : مسعود احمد - پرنٹر : سید عبدالحی - مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوٹے قطعات کئے گئے ہیں وہ باقاعدہ شمار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بڑی تعداد ہے جو پارکوں میں ہوتی ہے، لنگر خانوں میں کام کر رہی ہوتی ہے یا سڑکوں پر اردگرد کھڑی ہوتی ہے وہ اس شمار میں نہیں ہے۔

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے عورتوں کی تعداد ۸۵ ہزار اور مردوں کی ایک لاکھ ۲۸ ہزار تک پہنچ گئی۔ تو ہمیں جو توقع تھی کہ انشاء اللہ تعالیٰ اتنے مہمان زائد آئیں گے۔ اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا اور مختلف مہمانوں سے پوچھا اور مختلف ایسے کارکنان سے دریافت کیا جنہیں میں سمجھتا تھا کہ وہ مجھے اپنے طور پر صحیح رپورٹ کریں گے۔ گزشتہ سال کی نسبت ہر پہلو سے انتظام بہتر ہی رہا ہے۔ اور دراصل انتظام کی خوبی ہی اس کی خاموشی ہے۔ جتنا اعلیٰ انتظام ہو اتنے ہی اس کے کارندے پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور ان سے متعلق پتہ نہیں چلتا کہ کون ہے، کیا کر رہے ہیں ان پر کوئی بوجھ بھی پڑ رہا ہے کہ نہیں۔ صرف کام ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

چنانچہ جب میں نے یہ مسئلہ سوچا تو میری توجہ اللہ تعالیٰ کی اس کائنات، اس

عظیم کارخانۂ قدرت

کی طرف منتقل ہوگئی اور میں نے سوچا کہ یہ اتنا خاموش ہے اور اس کے کارندے نظر سے اس طرح غائب ہو چکے ہیں کہ بہت سے بدقسمت انسان اس بات کا انکار ہی کر بیٹھے ہیں کہ اس کا کوئی چلانے والا ہے۔ دنیا کے چھوٹے چھوٹے کارخانے جب خود بخود چل رہے ہوتے ہیں تو انہیں دیکھ کر تو وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ان کے پیچھے کوئی ہاتھ کارفرما نہیں ہے جو اس کو منظم کر رہا ہے، کوئی منتظم نہیں ہے۔ جو اس کو چلا رہا ہے لیکن اس عظیم کارخانہ قدرت کی طرف نظر ڈالتے ہیں۔

ہر روز اس سے استفادہ کرتے ہیں، اس میں دن رات سانس لیتے ہیں اور اپنے سارے فوائد حاصل کرتے ہیں لیکن اس طرف ان کا ذہن جاتا ہی نہیں کہ اس کارخانے کو چلانے کے لئے بھی کوئی انتظام ہونا چاہیے جتنا انتظام نظر نہ آئے اتنا ہی بڑی خوبی اس کے پیچھے مخفی ہوا کرتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک یہ تناسب ہے کہ جتنا نمایاں کام کرنے والا نظر آ رہا ہو اتنا ہی کام کمزور ہوتا ہے اور جس حد تک وہ غائب ہوتا شروع ہو جاتے ہیں

اتنا ہی اعلیٰ انتظام

ہوتا ہے اور کارخانۂ قدرت سے تو چلانے والے ایسے غائب ہو چکے ہیں کہ دنیا کی باریک نظر رکھنے والوں کو بھی نظر نہیں آ رہے۔ چنانچہ میں نے غور کیا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس ساری کائنات میں انگنت وجود ہیں جن کے رزق کا روزانہ انتظام ہو رہا ہے۔ ہر ثانیہ انتظام ہو رہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:-

"وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا" (ہود آیت: ۷)

کہ اس زمین و آسمان میں کوئی ایک بھی جاندار ایسا نہیں جس کے رزق کا اللہ تعالیٰ نے انتظام نہ فرما دیا ہو اور پھر رزق کا ہی نہیں اس کی رہائش کا بھی انتظام فرما رکھا ہے۔ اور خدا جانتا ہے کہ کس نے عارضی ٹھکانہ کہاں کرنا ہے اور مستقل ٹھکانہ کہاں کرنا ہے۔ چنانچہ یہ جو کائنات میں پھیلے ہوئے۔ جو زمین اور سمندر میں اور ہواؤں میں پھیلے ہوئے جو جانور ہیں ان کی قسمیں ہی شمار میں نہیں آ سکتیں۔ سمندر کے اندر جو زندگی نظر آتی ہے وہ اتنی حیرت انگیز ہے اور اس کی اتنی مختلف شکلیں ہیں اور اس طرح ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی ضرورت کے مطابق آراستہ کر رکھا ہے اور ایسا حسین توازن قائم کر رکھا ہے کہ ایک پرسکون سمندر کی سطح کے نیچے

ایک پوری کائنات بس رہی ہے

اور ایسے سمندروں میں بھی جہاں پہلے سائنسدانوں کا خیال تھا کہ یہاں کچھ بھی نہیں ہو سکتا بیچ خاص قسم کی ریت نے تہیں جما رکھی تھیں اور وہاں بظاہر زندگی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے۔ اب انہوں نے غوطہ خوری کے ذریعہ ایسے سامان پیدا کر لئے ہیں کہ بعض دفعہ وہ بہت لمبے عرصہ تک صبح سے شام، شام سے صبح تک روشنی کے آلات اور پھر بہت سے کیمرے وغیرہ لے کر وہاں پہنچتے ہیں تو انہوں نے ان سمندروں کے کناروں پر جو

عرب کے ریگستان

کے ساحل کے ساتھ ساتھ ہیں۔ یہ دیکھ کر بے انتہا حیرت کا اظہار کیا ہے کہ مثلاً جب ہم وہاں زمین کے نیچے سمندر کی تہہ میں پہنچے تو ریت کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا کامل خاموشی تھی، پھر ہم نے جب آہستہ سے غور سے دیکھنا شروع کیا تو بہت سے جانور بھیس بدل کر خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا شکار یا پاس سے گزرے تو وہ اس کو کھا جائیں اور انہوں نے عجیب عجیب قسم کے CAMOUFLAGE کئے ہوئے تھے۔ بعض کی ریت میں سے صرف آنکھیں چمک رہی تھیں، بعض کے بازو باہر نکلے ہوئے تھے، بعض پودوں کی طرح زمین میں گڑ کے کھڑے تھے اور جن کو ہم پودے سمجھ رہے تھے وہ جاندار تھے اور انتظار کر رہے تھے کہ کب اللہ ان کا رزق بھیجے۔ پھر جب وقت بدلا، سورج ڈوبا رات آئی تو اچانک وہاں بے انتہا اور جاندار بھی پیدا ہو گئے۔ اور ریت میں جہاں بظاہر کچھ بھی کھانے کے لئے نہیں تھا ان سب کی خوراک کا انتظام موجود تھا اور انہیں زمین میں نہایت خاموشی کے ساتھ ایک پوری کائنات بسی ہوئی دکھائی دی۔ ابھی بھی وہ اس پر تحقیق کر رہے ہیں اور جو تصویریں شائع ہوئی ہیں انہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی اس صفت اور اس کی مصوری پر حیرت ہوتی ہے۔

اسی طرح ریگستان سے متعلق جہاں درجہ حرارت ۴۰ تک پہنچ جاتا ہے جسے لق و دق صحرا کہتے ہیں خیال تھا کہ وہاں کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ اب وہاں سائنسدانوں نے تحقیق شروع کی تو اس پر بھی بڑے دلچسپ مضامین شائع ہونے شروع ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ادھر سورج ڈوبا اور ریت ذرا ٹھنڈی ہونا شروع ہوئی تو

ہر طرف سے زندگی پھوٹنی شروع ہوگئی

کچھ جانور ایسے ہیں جو نسبتاً کم درجۂ حرارت پر زندہ رہتے ہیں، وہ زمین میں زیادہ گہرے گئے ہوئے تھے۔ جہاں تک سورج کی گرمی اثر نہیں کرتی تھی۔ انہوں نے سوراخ بنا کر وہاں اپنی جائے رہائش رکھی ہے اور کچھ جاندار جو ذرا زیادہ گرمی بھی برداشت کر لیتے ہیں وہ ان سے کچھ قریب تھے اور کچھ اور زیادہ قریب تھے اور کچھ اور زیادہ قریب تھے۔ مینڈھے اور اس قسم کے جانور جو بہت زیادہ گرمی برداشت کر سکتے ہیں سب سے پہلے یہ نظر آنے شروع ہوئے اور اچانک ہم نے دیکھا کہ پھر زمین سے اور چیزیں نکلنی شروع ہوئیں، پھر اور چیزیں نکلنی شروع ہوئیں اور سارا ویرانہ آباد ہو گیا۔ اور کسی نے شلغم چائی، کسی نے کہیں سے کچھ اور کھایا۔ آسمان سے اترنے والے خوراک کے اور انتظامات جو اللہ تعالیٰ نے کر رکھے تھے۔ ان سے استفادہ کیا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ جنگل میں منگل ہو گیا ہے۔

حشرات الارض کی بے انتہا قسمیں ہیں جو شمار میں نہیں آ سکتیں اور جو عام بڑے جانور چلنے پھرنے والے ہیں ان کی بھی اتنی قسمیں ہیں، اور ہر قسم پھر آگے اس طرح تقسیم ہو چکی ہے، اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ہر ایک کی خوراک کا مناسب انتظام موجود ہے، اور WASTE PRODUCTS کا کوئی نقصان کہیں نظر نہیں آ رہا۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا

ایک حیرت انگیز کمال

آپ دنیا میں ایک چھوٹا سا بھی کارخانہ بنائیں تو WASTE PRODUCTS ایک مصیبت بن جاتی ہے وہ فضلہ جو ہر پیدائش کا لازمہ ہے۔ جب کوئی چیز پیدا کرتے ہیں تو کچھ فضلہ ہوگا جو نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس کو کہاں پھینکیں۔ کس طرح اسے ختم کریں۔ آج کے انسان کے لئے جو بڑا خلاق بنا پھرتا ہے یہ ایک بڑی مصیبت بنی ہوئی ہے۔ آئے دن ایسے واقعات پیش آ رہے ہیں کہ ایٹم کا فضلہ کہاں پھینکیں روزمرہ کارخانوں کے فضلے کا کیا کریں اور بعض علاقوں میں تو اس فضلے کے نتیجہ میں عام زندگی ہلاک ہونا شروع ہو گئی ہے۔

چنانچہ امریکہ اور کینیڈا کے بعض علاقوں میں فضا میں سلفر اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ اس سے سلفیورک ایسڈ بن کر جھیلوں کے پانی کو اس نے تیزابی کر دیا اور آہستہ آہستہ اس کی تیزابیت اتنی بڑھ گئی کہ وہاں جانور مرنے شروع ہو گئے اور پھر وہی پانی جب انسان بھی پیتے ہیں تو وہ ایک زہر کا چکر چل پڑتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جو ساری زندگی میں گھوم رہا ہے۔ تو معمولی اور چھوٹے سے کارخانے ہیں وہ اُس کارخانہ قدرت کے مقابل پر کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے جو خدا تعالیٰ نے ساری کائنات میں چلا رکھا ہے، اور اُن کے WASTE PRODUCTS کا مسئلہ ہی حل نہیں ہو رہا کہ کیا کریں۔ اور اس طرف نظر نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ نے جو کارخانہ بنایا ہے اس کا اصول یہ ہے کہ ایک کی WASTE PRODUCT دوسرے کی غذا بن گئی ہے اور

ایک ذرہ بھی ضائع نہیں ہو رہا

ہر چیز گھوم کر پھر واپس اس کائنات میں چلی جاتی ہے اور یہی توازن برقرار رہتا ہے۔ آپ آکسیجن کھاتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائڈ نکالتے ہیں جو پودوں کی غذا بن جاتی ہے۔ جتنے جاندار سانس لیتے وقت کاربن ڈائی آکسائڈ نکالتے ہیں وہی پودے کھا رہے ہوتے ہیں اور پودے ہیں کہ تازہ آکسیجن بنا بنا کر واپس پھینک رہے ہیں۔ بے شمار جاندار ایسے ہیں جو دوسرے جانداروں کے فضلے پر پل رہے ہیں اور فضلہ نہ ہو تو زمیندار خوب جانتا ہے کہ اس کی فصل پر بھی کتنا برا اثر پڑتا ہے۔ اتنا حسین توازن ہے کہ ہر جاندار کا فضلہ کسی اور جاندار کے کام آ رہا ہے اور پھر صفائی کا انتظام بھی ساتھ ساتھ اسی طرح ہوتا چلا جا رہا ہے۔

چنانچہ افریقہ کے جنگلوں میں بعض جگہوں پر جہاں ہاتھی رہتے ہیں ان سے متعلق سائنسدانوں نے تحقیق کی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ان کا فضلہ صاف کرنے کا انتظام نہ کیا ہوتا تو وہاں فضلے کے پہاڑ بن جاتے اور پھر کوئی چیز وہاں پس نہیں سکتی تھی۔ مگر چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں جو رات کے وقت نکلتے ہیں اور اس فضلے کے گولے بنا بنا کر اور اسے الگ الگ لے جا کر سوراخوں میں نیچے داخل کر کے اپنی خوراک کی حفاظت کا انتظام بھی کر رہے ہوتے ہیں اور وہ رات بھر رات میں

سارا جنگل صاف کر دیتے ہیں

وہ فضلہ ان کی خوراک ہے اور جو ان کا فضلہ ہے اس کا انتظار بعض اور جاندار کر رہے ہوتے ہیں کہ اب یہ کھا پی کر فارغ ہوں تو جو ان کا فضلہ ہوگا پھر ہم اس کو کھا کر اس پر پلیں گے۔ یہ اتنا کامل چکر ہے کہ اس کے بیچ میں کوئی ایک ذرہ بھی نہیں جو ضائع ہو رہا ہو۔ ہمیں محسوس بھی نہیں ہوتا کہ یہ کائنات کس طرح چل رہی ہے۔ پانی کا انتظام دیکھیں۔ سمندر سے کس طرح خاموشی کے ساتھ پانی اٹھ رہے ہیں اور پہاڑوں پر جا کر خاموشی کے ساتھ واپس آ رہے ہیں۔ اگر یہ پانی اس طرح جاری نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اگر تمہارا پانی نیچے اتر جائے تو تمہارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے کہ اس کو کھینچ کر واپس لا سکو۔ نمکین سمندروں میں سے صاف پانی اٹھانا اور اس کو پھر اس طرح چلانا کہ بغیر آواز، بغیر شور، بغیر کسی فساد کے وہ پانی از خود جہاں پہنچنا ہے وہاں پہنچ رہا ہے اور کچھ بہہ رہا ہے، کچھ جھیلوں کی صورت میں ہے، کچھ زمین میں جذب ہو کر انسان کے کام آتا ہے اور ساتھ ہی سارے کا سارا صاف اور شفاف بھی ہو چکا ہوتا ہے۔

اس کے برعکس ایک انسان جو صنعت کاری کے اتنے بڑے دعوے کرتا ہے۔ مثلاً مڈل ایسٹ کے

پانی کا مسئلہ

ہی حل نہیں کر سکا۔ ایسی ایسی سکیمیں بنائی ہیں کہ ساؤتھ پول (جنوبی خطہ) سے برف کے تودے کاٹ کر انہیں جہاز گھسیٹ کر لے آئیں اور وہاں جا کر جتنی برف بچ جائے اس سے وہ پانی لیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا انتظام دیکھیں کس خاموشی سے فضا میں خود بخود بخارات اٹھ رہے ہیں کوئی پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ کیا ہو رہا ہے۔ اور جو انرجی آ رہی ہے وہ سب جگہ موجود ہے لیکن کسی کو آگ نہیں لگا رہی ورنہ کارخانوں کے لئے جو انرجی استعمال کرنی پڑتی ہے اس کی تو بعض دفعہ اتنی خطرناک شکلیں بن جاتی ہیں کہ نہ صرف اسے سنبھالنا مشکل بلکہ اس کے قریب کام کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اٹامک انرجی تو بہت ہی زیادہ خطرات اپنے اندر رکھتی ہے۔ اب آرام سے پیاری پیاری دھوپ اتر رہی ہے اور پورے کارخانے کی طاقت جتنی چاہیئے اتنی دے رہی ہے۔ اس سے کچھ حصہ زائد نہیں کر رہی۔ اس میں اتنے باریک حساب ہیں اور اتنے

حیرت انگیز اعداد و شمار

الجھے ہوئے ہیں کہ دنیا کا بڑے سے بڑا کمپیوٹر بھی اسے حل نہیں کر سکتا۔ اس توازن کو اس باریکی کے ساتھ رکھنا کوئی معمولی بات نہیں کہ خود بخود ہو چکا ہو۔ پھر آپ دیکھیں کہ بعض دفعہ آپ غور بھی نہیں کرتے کہ کسی جگہ ایک درخت کے سایہ میں اوپر کڑوی اور بدمزہ نیم نبولیاں لگی ہوئی ہیں اور اس کے نیچے ایک بیل میں شیریں خربوزے یا تربوز ہوتے ہیں، ساتھ ہی آلو بن رہے ہیں، کہیں ٹماٹر بن رہے ہیں۔ کہیں آم کا درخت ہے مٹی وہی ہے، پانی بھی وہی ہے دھوپ بھی وہی ہے جو وہ کھا رہے ہیں، مگر رنگ اور روپ کس طرح بدلتے ہیں۔ کہیں کانٹے نکل رہے ہیں، کہیں نہایت خوبصورت گلاب کے پھول، کہیں سفید چنبیلی ہے اور کئی قسم کی خوشبوئیں اٹھ رہی ہیں اور وہیں ایسے واقعات بھی روزمرہ ہو رہے ہیں کہ ایک جانور گند پر منہ مار رہا ہے، ایک مکھی شہد چوس رہی ہے، ایک بھنورا ہے جو پھولوں پر بیٹھا ہے، ایک کیڑا ہے جو گندگی ڈھونڈتا رہتا ہے اور صرف اس پر ہی اترتا ہے، اور اگر پھول پر بٹھا دو تو بے چارہ بھوکا مر جائے اور شاید اس کی ناک میں تکلیف ہو جائے کہ کتنی بدبودار چیز پر میں بیٹھا ہوں اور پھر ہیں WORMS ہیں۔ زمین کے اندر جا کر وہ گندگی کھاتے اور WASTE PRODUCTS کو استعمال کرتے ہیں اور اس کو پھر انہی پودوں کے لئے جو خوشبو پیدا کر رہے ہیں غذا بنا رہے ہوتے ہیں اور کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہو رہا ہے اس کے پیچھے کیا کیا چیزیں ہیں۔ یہ آخر کیوں نہیں ہو رہا اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کیوں نہیں دیکھتا۔ اس مسئلہ کو قرآن کریم بیان فرماتا ہے:۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ

(الانعام آیت ۱۰۴)

کہ اے بیوقوفو! تمہاری آنکھوں میں یہ طاقت نہیں ہے کہ کسی چیز کی کنہ کو معلوم کر سکو۔ تم تو اندھے ہو اگر اللہ کا نور تم پر اترے۔ وہی ہے جو بصیرت عطا فرماتا ہے وہ بصیرت عطا نہ فرمائے تو تمہاری نظریں ٹھہر جاتی ہیں آگے پردے پڑے ہوئے ہیں۔

چنانچہ اسی مضمون کو ایک خاص ترتیب سے بڑی لطافت سے قرآن کریم نے کھولا جب یہ فرمایا:۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝

کہ زمین و آسمان کی تخلیق۔ دن اور رات کے بدلتے رہنے میں اولی الالباب اہل عقل کے لئے بہت سے نشانات ہیں لیکن

اہل عقل کی تعریف

یہ فرمائی الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ اہل عقل و دانش وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کو یاد کرتے ہیں دن کو بھی اور رات کو بھی۔ کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور جب وہ رات کو کروٹیں بدل رہے ہوتے ہیں۔ تب بھی اللہ کی محبت ان پر غلبہ پا لیتی ہے اور وہ ان کے سارے وجود پر حاوی ہو چکی ہوتی ہے۔ الَّذِينَ يَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ پر غور کرتے ہیں تو پھر انہیں نظر آتا ہے کہ اس کے پیچھے کیا ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اولی الالباب وہ ہیں جو زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرتے ہیں اور اس غور کے نتیجہ میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ آپ کو ایسا کوئی آدمی دنیا میں نظر نہیں آئے گا۔ اللہ کو یاد کرنے والے جب غور کرتے ہیں، تو پھر ان کے دل اس کے پیار اور اس کی خوشبو سے مہک اٹھتے ہیں۔ پھر انہیں ہر بات میں خدا کا ہاتھ نظر آنا شروع ہو جاتا ہے اور جو اپنی طاقت بھر بینا کی تلاش کرتے ہیں تو ان کے لئے ہر چیز جو وہ معلوم کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں ایک پردہ ہوتی ہے اور پردے سے پیچھے پردہ اٹھاتے چلے جاتے ہیں اور آگے پردے ہی رہتے ہیں۔ ان غور کرنے والوں سے تو بہتر غالب کا غور تھا جو یہ کہتا ہے ؎

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

کہ اے اللہ کائنات کے رازوں کا صرف تو ہی محرم نہیں ہے۔ ہم نے تو دیکھا ہے کہ تو نے جو پردے ڈالے ہوئے ہیں وہ تو ساز کے پردے ہیں اور ہر پردہ سے تیرے نغمے اٹھتے ہیں، یعنی جب مومن غور کرے تو اسے ہر پردہ سے اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے اٹھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، وہ ساز کا پردہ بن جاتا ہے اور جب دنیا والا غور کرتا ہے تو اس کا غور اور اس کی نظر ان پردوں سے ٹکرا کر واپس آتی رہتی ہے اور اس کو کچھ اور نظر نہیں آتا۔

آج سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے اور یہ انہی کی محنتوں کا پھل ہے جنہیں ہم قرآن کریم کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو

روح وجد میں آجاتی ہے

لیکن وہ اسی طرح اندھے کے اندھے ہیں اس لئے کہ قرآن کریم فرماتا ہے:۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (الانعام آیت ۱۰۴)

اگر اس نے نور نبوت نہ بھیجا ہوتا اور وہ خود آسمان سے کسی پاک قلب پر نازل نہ ہوا ہوتا اور اس سے روشنی نہ پھیلتی تو آنکھوں میں طاقت نہیں تھی کہ وہ اپنے خدا کو پا جاتے۔ اتنا کامل انتظام ہے کہ وہ اس سے بالکل ہٹ کر پیچھے جا چکا ہے اور اس خاموشی کے ساتھ اس کا انتظام چل رہا ہے وہ ایسا لطیف اور خبیر ہے کہ نہ تو کہیں چلانے والے کی آواز تمہیں پہنچ رہی ہے نہ اسے چلاتے ہوئے دیکھ رہے ہو اور نہ اس کے کارندے نظر آرہے ہیں بے انتہا فرشتے کام کر رہے ہیں لیکن وہ بھی مخفی در مخفی ہو چکے ہیں۔

پس یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان تھا کہ وہ نور جو آسمان سے آپ پر نازل ہوا، اس نے ہمیں بصیرت عطا کی، اس نے اس کائنات کے پیچھے رونما ہونے والے واقعات تک ہماری نظر پہنچائی۔ کتنا عظیم الشان احسان ہے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ اور اس دور میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ایمان کو زندہ کیا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایمان ثریا پر جا چکا تھا۔ ہمارا آقا آسمان پر، ثریا پر جا کر واپس لے کر آیا ہے۔ تب ہمارے دلوں میں ایمان زندہ ہوا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بے انتہا رحمتیں نازل فرمائے اس آقا معلم پر بھی اور اس متعلم پر بھی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی اور آپ کے غلام کامل، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی کہ ہم نے ان سے نور بصیرت پایا تو ہم نے اپنے رب کو دیکھا۔ اس سے بڑا اور کوئی احسان نہیں ہو سکتا۔ خدا تم ہمیں اس احسان کے بدلہ میں ان پر ہمیشہ درود اور رحمتیں بھیجنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

انتظام سے میری توجہ دوسری طرف منتقل ہو گئی، ایک چیز سے دوسری کی طرف ذہن حرکت کرتا رہا اور یہ کہنا بھول گیا کہ ان

کارکنان کے لئے دعائیں کریں

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سلسلہ کے خدام کو، بچوں کو بھی، عورتوں کو بھی، بڑوں اور چھوٹوں کو ایک ایسی پاک روح عطا فرمائی ہے کہ خدا کی خاطر اس طرح کام کرتے ہیں جس طرح کیڑیاں کام کر رہی ہوتی ہیں بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ جس طرح شہد کی مکھیاں کام کر رہی ہوتی ہیں ہم تک انتظام کا شہد پہنچتا ہے۔ وہ محنت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نظر سے اوجھل ہو جاتی ہے اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ کس طرح ایک ایک روٹی کے لئے قربانی کے کتنے لمحات خرچ ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے چھوٹی چھوٹی بچیاں روٹیوں کی ٹوکریاں اٹھائے ہوئے سالن کے پیالے لئے ہوئے سب پھر رہے ہوتے ہیں اور پھر بھی بعض دفعہ مہمان کو پوری طرح تسکین نہیں پہنچا سکتے اس پر پھر وہ شرمندہ بھی ہوتے ہیں۔ مجھ سے میری ایک بچی نے کہا کہ ابا مجھے پتہ نہیں لگا۔ میں نے تو بہت کوشش کی کہ ٹھیک طرح کھانا پہنچاؤں۔ لیکن آج صبح ایک عورت نے کہا۔ "بی بی سواد نہیں آیا۔" تو میں کس طرح سواد پہنچاؤں مجھے پتہ نہیں لگ رہا تو یہی حال سب بچوں کا ہے۔ ان کی تو پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح ہمارے مہمانوں کو "سواد" پہنچ جائے لیکن بعض دفعہ نہیں بھی آتا۔

پس ان سب کے لئے دعائیں کریں۔ ان کارکنوں کی روح کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رکھے اپنے فضلوں کا وارث بنائے اس کے نتیجہ میں ان پر پیار کے ساتھ ظاہر ہو اور یہ محسوس کریں کہ ہمارا اجر دینے والا ہمارا خدا ہے۔ اور ہمیں دنیا میں کسی سے قطعاً نہ امید رکھنی چاہیئے نہ اس کے کوئی معنے ہیں۔ ہمیشہ خالصۃً للہ ہمارے کارکنان کام کرتے ہیں۔ خدمت خلق والے بھی ہیں، لنگروں میں کام کرنے والے دیگر انتظاموں میں ملاقات کے انتظام کرنے والے، باہر سے آنے والے، ربوہ میں رہنے والے۔ ایک عجیب چیز ہے۔ ایسی چیز دنیا میں کسی اور نے نہیں دیکھی ہوگی۔ دنیا میں ایسی کوئی جماعت نہیں۔ یہ میں آپ کو یقین دلا دیتا ہوں بعض غیر بھی محسوس کرتے ہیں۔ باہر سے ایک مہمان آئے ہوئے تھے۔ ان کا تاثر یہ تھا انہوں نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ ایسی چیز دنیا میں ہے ہی کہیں نہیں، یہ لوگ جو میں نے دیکھے ہیں۔

یہ قوم ہی الگ ہے

ان کی کہیں بھی کوئی نظیر نہیں ہے اور واقعہ بھی یہی ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نور نبوت کا احسان ہے جب تک نور نازل نہ ہو دنیا زندہ نہیں ہوا کرتی۔ یہ وہ زندگی کے آثار ہیں جن کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

جماعت احمدیہ کراچی کے نہایت مخلص خادم

محترم سید رشید طارق صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۳۰ امان/مارچ۔ نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم سید رشید طارق صاحب ابن مکرم سید سعید خالد صاحب مرحوم مورخہ ۲ مارچ ۱۹۸۴ء بروز جمعہ صبح ساڑھے سات بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات وقت مرحوم کی عمر ۳۵ سال تھی۔

مرحوم کا جنازہ اس روز ان کے چھوٹے بھائی مکرم حمید طارق صاحب اور بہنوئی مکرم عبدالسمیع صاحب کراچی سے بذریعہ طیارہ لاہور لائے۔ وہاں سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۳ مارچ کی صبح ان کی نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں بعد نماز فجر پڑھائی۔ بعد ازاں قطعہ شہداء میں دفن ہوئے۔ بعد تدفین مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

مرحوم نہایت مخلص فدائی اور سرگرم خادم سلسلہ تھے اور کراچی جماعت کے نہایت ہی سرگرم و ممتاز رکن تھے۔ مرحوم کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی اور قائد اندرون سندھ جیسے اہم عہدوں پر خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت بطور قائد اندرون سندھ سلسلہ کی خدمات بجا لا رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

■ ■ ■

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت ہی اہم اور بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الناصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مخلصین جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بڑھتی ہوئی تعداد اور جلسہ سالانہ صد سالہ جوبلی پر متوقع حاضری کے مدنظر انتظام جلسہ سالانہ کے لئے مزید ۵۰۰ دیگوں کی ضرورت ہے۔ ایک دیگ پر تقریباً ۲,۰۰۰/- روپے خرچ ہوگا ——— جو مخلص احباب اس کار خیر میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ فضلوں اور برکات کو حاصل کرنا چاہیں۔ وہ افسر صاحب جلسہ سالانہ کو اپنے وعدے سے مطلع کریں۔ اور انہیں ۲۰۰۰/- روپے فی دیگ کے حساب سے رقم بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں ——— اللہ تعالیٰ آپ سب کے نفوس اور اموال میں برکت دے! (آمین)

دستخط (مرزا طاہر احمد)
خلیفۃ المسیح الرابع
"۴-۲-۱۹۸۴"

نوٹ: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افسر جلسہ سالانہ کے نام تحریر فرمایا ہے:-
"میرا ذاتی وعدہ پانچ دیگوں کا لکھ لیں جو دو سالانہ قسطوں میں ادا کروں گا۔"

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ امان/مارچ۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے سورۂ بقرہ کی آیت ۲۸۵، ۲۸۶ کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی صفت مغفرت اور توبہ کی پُر معارف حقیقت بیان فرمائی اور جماعت کو توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلائی۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت غفاریت یا مغفرت بڑے وسیع معانی اپنے اندر رکھتی ہے اور یہ صفت مغفرت انسانی زندگی کے تمام اعمال کو ڈھانپ لیتی ہے خواہ وہ اعمال تعلق باللہ سے متعلق ہوں یا حقوق العباد سے متعلق۔ صفت مغفرت کے سب سے اعلیٰ و ارفع معانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ اس کے کمتر معنی کا تعلق گناہ گار دل سے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ صفت مغفرت کے سب سے اعلیٰ و ارفع معانی جن کا تعلق آنحضور سے ہے وہ مذکورہ آیت میں بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی یہ کہ آپؐ نے حقیقی معنوں میں ایمان کا حق ادا کیا۔ اور ایمان لانے کے ساتھ اعمال میں بھی کمال درجہ کو پہنچ گئے۔ اس کے باوجود آپؐ ہمیشہ خدا سے مغفرت کے طالب رہے حالانکہ خدا کی مغفرت کے نتیجہ میں ہی آپؐ کو معصومیت عطا ہوئی تھی۔ مغفرت کے ایک معنے ہیں انسان اور گناہوں کے امکان کے درمیان پردہ حائل کر دینا اور اس طرح اسے گناہوں سے دور رکھنا۔

مستشرقین کی طرف سے آنحضورؐ کے استغفار پر ہونے والے اعتراض کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جو استغفار کا لفظ آیا ہے وہ محض انکساری کے اظہار کے لئے آیا ہے اور آپؐ خدا سے یہی دعا مانگا کرتے تھے کہ اے خدا پہلے جو تو نے معصومیت عطا فرمائی تھی وہ تیری مغفرت کے نتیجہ میں تھی اور آئندہ بھی ہمیشہ گناہوں سے دور رکھنا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توبہ کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ باوجود اپنی تمام کوششوں کے خدا سے مغفرت محض اس لئے طلب فرماتے کہ آپؐ جانتے تھے کہ جتنی میری تمنا ہے اتنی قربانی میں نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ آپ اپنے آرام کو بھی گناہ تصور فرماتے۔ پھر بھی آپؐ یہ سمجھتے تھے کہ میں نے تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا۔ نیز آپؐ کا استغفار کرنا محض اس بناء پر تھا کہ آپؐ کے دل میں سب سے زیادہ خشیت الٰہی اور ہیبت الٰہی تھی۔

آخر میں حضور نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تبلیغ کا کام ہمارے کمزور کندھوں پر ہے اور یہ عظیم الشان ذمہ داری بھی ہمارے ہی کندھوں پر ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح توبہ و استغفار کریں اور خدا سے کہیں کہ اے خدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعوت الی اللہ میں کمال دکھلانے کے باوجود یہی عرض کرتے رہے کہ میں تبلیغ کا حق ادا نہ کر سکا۔ پس اے خدا تو ہماری کمزوریاں دور فرما اور ایسے اعمال کی توفیق بخش کہ جن سے تو راضی ہو جائے اور ہماری تمنائیں بڑھتی چلی جائیں اور ہمارا آخری سانس اس طرح نکلے کہ اے خدا ہم تجھ سے مغفرت طلب کر رہے ہوں اور تو ہمیں مغفرت کی خوشخبری دے رہا ہو۔

تیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۳ اپریل تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔ جملہ قائدین مجالس، قائدین اضلاع و علاقہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور ہر مجلس سے نمائندگی کے لئے بھرپور کوشش اور دعا سے کام لیں۔ کلاس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دعا بھی کریں۔ جزاکم اللہ

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

اس سال میٹرک سے فارغ ہونے والی طالبات کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تربیتی کلاس منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔

یہ تربیتی کلاس مؤرخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ تا ۲۶ اپریل جاری رہے گی۔ جملہ لجنات کی عہدیدار ممبرات دعاؤں اور کوشش سے کام لے کر اپنی اپنی لجنہ سے طالبات کو مرکز میں بھجوائیں۔

(لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

"سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مساجد کے آداب

(مرتبہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت سے گزارش ہے کہ آداب مساجد کا خاص طور پر خیال رکھا جائے اس مضمون کو بار بار لوگوں کے سامنے لایا جائے اور اس پر عمل کروایا جائے:

- مسجد اسلامی عبادت گاہ ہے جو کہ نماز اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف ہے۔ اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہئے جو اس کی مذہبی تقدس کے کسی طرح خلاف ہو۔
(مشکوٰۃ باب تطہیر النجاسات صفحہ ۶۴)
- مساجد میں ادھر ادھر کی دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہئیں اور حتی الوسع نماز اور ذکر الٰہی اور دینی مذاکرہ میں وقت گزارنا چاہیئے البتہ بوقت ضرورت قومی اور علمی مسائل پر گفتگو ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ نمازیوں کی نماز میں حارج نہ ہو۔
(مشکوٰۃ باب المساجد صفحہ ۶۳)
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے:۔
"بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔"
یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ خدا کے رسول پر رحمت اور درود نازل ہو۔ اے اللہ تو میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ آمین!
(مشکوٰۃ باب المساجد صفحہ ۶۰-۶۱)
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے:۔
"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ۔"
یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور رحم کا طلبگار ہوں۔
(مشکوٰۃ باب المساجد صفحہ ۶۰)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

میرے والد محترم محمد حنیف صاحب منیجر ملٹری ڈیری فارم (ریٹائرڈ) ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء کو اچانک بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور تعزیت فرمائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ نے بھی گھر پر تشریف لا کر ہماری ہمت بندھائی اور زخمی دلوں کو حوصلہ دیا۔ احباب و خواتین ربوہ خصوصاً اہل محلہ نے اس موقعہ پر تشریف لا کر دلی تعزیت اور ہمدردی فرمائی جس کے لئے میں میری والدہ ماجدہ اور ہمشیرہ ان کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مزید برآں اندرون ملک اور بیرون ملک سے بھی بہت سے احباب نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ تعزیت کی جس کے لئے ہم ان ہمدردوں اور خیر خواہوں کے دلی خلوص سے شکر گزار ہیں۔
فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا
احباب جماعت سے والد مرحوم کی بلندیٔ درجات نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد رشید ابن مکرم محمد حنیف صاحب منیجر ملٹری ڈیری فارم (ریٹائرڈ)
۲۰ دارالنصر غربی ربوہ

مختصر رپورٹ

لجنہ اماء اللہ ربوہ مقامی کے زیر اہتمام جلسہ "یوم مصلح موعودؓ"

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے تحت جلسہ پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ ۲۰ فروری بروز سوموار بوقت ساڑھے چار بجے لجنہ ہال میں زیر صدارت مکرمہ رضیہ درد صاحبہ منعقد ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترمہ امۃ النور ساجدہ نے کی۔ اس کے بعد محترمہ شاہدہ قدسیہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترمہ خالدہ اشرف صاحبہ نے علوم روحانی اور حضرت مصلح موعودؓ کے عنوان پر محترمہ شوکت گوہر صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے" اور محترمہ قانتہ بشریٰ صاحبہ نے "فتح و ظفر کی کلید" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اس کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت و سوانح اور کارناموں کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر جلسہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے عورتوں پر احسانات" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ۲۰ فروری کا دن حضرت مصلح موعودؓ کی یادوں سے سجا ہوا ہے۔

آپ کی مبارک ہستی ہمارے لئے مشعل راہ ہے حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا کی۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو حضرت مصلح موعودؓ اور ان کے کارناموں کو اپنے لئے ایک بہترین نمونہ تصور کرتے ہیں اور اس کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

آخر میں صدر جلسہ نے دعا کروائی اس طرح یہ جلسہ ساڑھے پانچ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اس روز شدید بارش تھی اس کے باوجود تقریباً پانچ صد مستورات نے اس جلسہ میں شرکت کی اور جلسہ کی کارروائی کو خاموشی سے سنا۔ فجزاھن اللہ تعالیٰ۔
(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

سو فیصد چندہ تحریک جدید سال ۱۸/۳۹/۴۹ ادا کرنیوالی جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

ضلع جھنگ:۔ ربوہ، جھنگ صدر، چیلووال سیداں، چنیوٹ چاہ لڑیانہ سمندر، شورکوٹ شہر، عنایت پور بھٹیاں، عثمان والا، کوٹ لالہ، گڑھ مورڑ، چک ۳-۷، چک نمبر ۳-۷، چک نمبر ۲۲۲ ج ب، ڈیرہ باجوہ، ٹھٹھہ محمد شاہ۔

ضلع فیصل آباد:۔ فیصل آباد شہر، جڑانوالہ، سمندری، کھرڑیانوالہ، ماموں کانجن، چک ۲۶ گ ب، چک ۴۰ گ ب، چک ۵۵-۵۶ گ ب، چک ۶۲ گ ب شرقی، چک نمبر ۶۰ کھیم سنگھ والا، چک ۶۱ رب بیدیانوالہ، " نمبر ۶۱ ج ب دھرو، چک ۶۷ رب ماہل کلاں، چک نمبر ۶۸ لیلاں، چک ۷۲ باسمنی والا، چک نمبر ۷۲ گ ب چھنی ٹیکہ، چک نمبر ۷۷ رب لوسکے دیوی، چک نمبر ۸۴ گ ب، چک نمبر ۸۴ ج ب سرشیر روڈ، چک ۸۸ ج ب میانہ، چک ۸۹ ج ب رتن، چک ۹۶ گ ب صریح، چک ۱۰۰ رب رڑکا، چک ۱۰۷ رب شرقی، چک نمبر ۱۰۸ رب چوہدری والا، چک نمبر ۱۰۹ R.B مسعود آباد، چک ۱۲۱ گوکھووال، چک ۱۲۷ بہلولپور، چک ۱۳۲ گ ب، چک ۱۳۹ رب گھمی، چک ۱۴۶ کھیوہ، چک نمبر ۱۴۷ جوہڑی، چک ۲۰۳ رب مانانوالہ، چک ۲۰۹ اکال گڑھ، چک نمبر ۲۱۹ گنڈا سنگھ، چک ۲۷۸ شیریکا، چک ۵۵۹ گ ب، چک ۵۶۵ گ ب، چک ۶۴۸ گ ب، کوٹ غلام محمد۔
(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
رہائش نمبر ۴۱۰۹۷۴ ، ۴۱۸۶۴۶ ، ۴۱۸۶۴۵ :-
۱۰ - شادمان کالونی لاہور
• ۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
• ۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

رجسٹرڈ
HERCULES
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ٹریڈ مارک
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰ - منٹگمری روڈ لاہور ☎ ۳۰۵۴۰۴ ۳۰۵۳۹۶

ٹیلکس Si. LPK 4341
ملز ☎ آفس
۲۷۹۴۶ ۲۲۴۸۳
۴۱۵۵۰ ۲۷۶۱۶
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
امپورٹر - ایکسپورٹر
مقبول روڈ فیصل آباد
سفینہ بوسکی پرنٹ، فلیٹ رنگدار
ڈبل جارجٹ پرنٹ، فیرون روبر پرنٹ
پردہ کلاتھ، پاپلین، لون وائل،
جاذب نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس منڈی گلی ریلبازار فیصل آباد

لعیم جنرل سٹور
مین بازار ○ شیخوپورہ
پیڈ پیز پرس
کی عمدہ ورائٹی ہمارے ہاں دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: نعیم احمد کھوکھر

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَالنَّاصِر
کراچی میں
معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
فون نمبر ۶۱۷۰۶۹
۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری، شمالی ناظم آباد
کراچی

خصوصی رعایت
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم
ربوہ میں بارہ فیصد رعایت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے
دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعایت
شکور پارک — میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں، پلیاں مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔
شکور پارک — ایک طرف مسجد اقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی ۴۰ فٹ چوڑی سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔
بہترین رہائشی منصوبہ
اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوستوں جلد فائدہ اٹھائیں!
رابطہ کے لئے:
پروپرائٹر حاجی عبدالسمیع ۲۵/۱۶ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون نمبر: 416

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
پُرامید واحد علاج گاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس - ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت
- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون نمبر ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے
شبیر آپٹیکل سروس

پک اینڈ پے

PICK AND PAY.

بہت جلد افتتاح

محمود احمد کھوکھر

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات

معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں

۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ - فون ۶۰۶/۶۰۷

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں

بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

ایم۔ احمد اینڈ کمپنی
(کالری اونرز)
2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)

فون: کوئٹہ: دفتر 73048، گھر: 73018
لاہور: دفتر: 52836، گھر: 306236

سرمہ طفیل

۱۱/- روپے کورس ۳ شیشی

عرق نور ۲۰/- بمعہ ڈبی	مفید معدہ ۶/-
اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-	حب بواسیر قیمت ۸۴/- گولی ۲۸/-
اکسیر دمہ توڑ	حبوب اکسیر اٹھرا ۳۶ روپے
اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/-	سرمہ شفا نور ۲/۵۰
اکسیر کھانسی و نزلہ ۶/-	ہاضمینا سیرپ ۵/- روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ - مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی۔

دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چنیوٹ)
معرفت کوئٹہ کلاتھ ہاؤس اندرون گلی گول بازار ربوہ

ہر قسم کا **کاغذ، بکس بورڈ، گتہ** بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا کریں:

اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیثِ نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔ فون نمبر:- ۶۳۸۴۹

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور

فون گھر:- ۶۷۴۴۸
ملک عبداللطیف شکوہی

مایوس و پریشان مریض

جو ہر قسم کا علاج کروا کر مایوس ہو چکے ہوں اپنے مرض کی مفصل حالت لکھ کر GERMAN اور AMERICAN ہومیوپیتھک ادویات سے بذریعہ ڈاک علاج کروائیں یا خود ہمارے CLINIC میں تشریف لائیں۔

HOMOEOPATHIC Dr. S. A. RAHMAN R.M.P

ہمدردانہ مشورہ، بہترین تشخیص اور کامیاب سائنٹیفک علاج

کیلئے پتہ یاد رکھیں

شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ہو الشافی

عورتوں اور بچوں کے امراض کے لئے

المبارکہ میٹرنٹی ہوم اینڈ کلینک

"المبارکہ" ڈگری کالج روڈ
دارالعلوم غربی۔ ربوہ

- گھر پر یا میٹرنٹی ہوم میں
- چوبیس گھنٹے سروس میسر ہے:

ہو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹

پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس

شال ہاؤس
۸۵ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس لاہور
فون گھر ۵۳۷۰۳
دکان ۳۲۴۴۴۸

مجید ٹاؤن

رہائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید ڈرائیج ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ ادارہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک بندر کا ضلع سانگھڑ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب: